قریش کی مخالفت، مسلمانوں پر مظالم، ہجرتِ حبشہ اور شعبِ ابی طالب کا محاصرہ

قریش کی مخالفت کے اسباب، مسلمانوں پر مظالم، ہجرتِ حبشہ اور شعبِ ابی طالب کے محاصرے کا تحقیقی جائزہ

1111	10	30
الفاظ کا مضمون	مختصر سوالات و جوابات	کثیر الانتخابی سوالات

تفصیلی مضمون

1. مخالفت کا پس منظر اور عبرت آموز مقصد

قریش کی مخالفت، مسلمانوں پر مظالم، ہجرتِ حبشہ اور شعبِ ابی طالب کا محاصرہ سیرتِ نبوی ﷺ کے اس دور کی داستان ہے جس میں دعوتِ توحید نے مکہ کے پورے سماجی ڈھانچے کو للکارا اور اس للکار کے جواب میں قریش نے دباؤ، اذیت اور اقتصادی ناکہ بندی کے ہر ممکن ہتھیار کو بروئے کار لایا۔ یہ محض تاریخی واقعات کی ایک لڑی نہیں بلکہ اس بات کا عملی ثبوت ہے کہ حق کی دعوت جب انسانوں کے مفادات، وقار اور عقیدے کی جڑوں کو ہلاتی ہے تو مزاحمت کس شدت اور کس تنوع کے ساتھ سامنے آتی ہے اور ایسے حالات میں نبوی قیادت نے کس حکمت، صبر اور تدبر سے جماعتِ مومنین کی حفاظت کی۔ قرآن کریم نے مظلوم اہلِ ایمان کو یہ تسلی دی:

> ﴿إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُم بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾
>
> الزمر 39:10

یعنی صبر کرنے والوں کو ان کا اجر بے حساب دیا جائے گا۔ یہ آیت اس پورے دور کی روح کو سمیٹتی ہے: مظلومیت کا خاتمہ صبر اور ثابت قدمی سے ہی ممکن ہوا۔

2. قریش کی مخالفت کے تین بنیادی اسباب

قریش کی مخالفت کا پہلا اور بنیادی سبب عقیدے کی سطح پر تھا۔ توحید کے اعلان نے قریش کی اس مذہبی پیشوائی کو چیلنج کیا جو کعبہ کی تولیت، بتوں کی خدمت اور حج کے انتظامات سے وابستہ تھی۔ صرف ایک اللہ کی عبادت کا مطلب یہ تھا کہ بتوں کی تجارت، ان سے جڑی رسومات اور ان پر قائم سرداری کا پورا نظام بے معنی ہو جائے۔ اسی کے ساتھ آخرت اور جواب دہی کے عقیدے نے اس بے لگام سماجی اختیار کو للکارا جس کے تحت طاقتور اپنے افعال کے لیے کسی کو جواب دہ نہیں سمجھتا تھا۔ تیسرا سبب سماجی اور معاشی تھا: اسلام کی مساوات نے نسب، دولت اور غلامی پر قائم طبقاتی امتیاز کو للکارا، اور یہ بات ان اشرافیہ کے لیے ناقابلِ برداشت تھی جو اپنی برتری کو فطری اور دائمی سمجھتے تھے۔ یوں مخالفت محض عقائد کا اختلاف نہیں تھی بلکہ اقتدار، وقار اور مفاد کا مشترکہ ردعمل تھی۔

3. مخالفت کے حربوں میں تدریجی شدت

مخالفت کے طریقے وقت کے ساتھ زیادہ سخت ہوتے گئے۔ ابتدا میں تمسخر، طعنہ زنی، جھوٹی اطلاعات اور نفسیاتی دباؤ کا سہارا لیا گیا۔ رسول اللہ ﷺ کو کبھی شاعر، کبھی ساحر اور کبھی مجنون کہا گیا اور قرآن کریم نے ان سب الزامات کی واضح تردید نازل فرمائی۔ جب یہ حربے ناکام ہوئے تو مراعات کی پیشکش کی گئی — مال، عزت اور سرداری کی پیشکش — تاکہ دعوت رک جائے لیکن اس کا بھی کوئی اثر نہ ہوا۔ آخر کار قریش نے معاشرتی اور جسمانی تشدد کا راستہ اپنایا اور یہیں سے کمزور اور بے سہارا مسلمانوں پر مظالم کا وہ باب شروع ہوا جو سیرت کی سب سے دردناک داستانوں میں شمار ہوتا ہے۔

4. حضرت بلالؓ اور آلِ یاسر پر مظالم

جن مسلمانوں کے پاس قبائلی تحفظ نہ تھا — غلام، خواتین اور کمزور طبقات — وہ سب سے زیادہ نشانہ بنے۔ حضرت بلالؓ کو مکہ کی تپتی دوپہر میں ریت پر لٹا کر سینے پر بھاری پتھر رکھا جاتا، مگر ان کی زبان پر 'احد، احد' کے سوا کچھ نہ آتا۔ بنو مخزوم نے حضرت یاسرؓ، ان کی زوجہ حضرت سمیہؓ اور بیٹے حضرت عمارؓ کو جس بے دردی سے اذیتیں دیں، اس کی مثال کم ملتی ہے۔ حضرت سمیہؓ کو شہید کر دیا گیا اور وہ اسلام کی پہلی شہیدہ قرار پائیں۔ حضرت عمارؓ کے حوالے سے قرآن نے یہ اہم اصول واضح کیا کہ اگر کسی کا دل ایمان پر مطمئن ہو مگر جان کے خوف سے زبان سے کچھ کہہ دیا جائے تو یہ اکراہ کی رعایت میں آتا ہے۔ یہ واقعات صرف مظلومیت کی داستان نہیں بلکہ اس بات کا ثبوت بھی ہیں کہ نبوی جماعت کی قوت مال یا تعداد میں نہیں بلکہ ایمان کی گہرائی اور اخلاقی استقامت میں تھی۔

5. ہجرتِ حبشہ اور نجاشی کے دربار کا واقعہ

جب مظالم کی شدت ناقابلِ برداشت ہو گئی تو رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کو حبشہ کی طرف ہجرت کی اجازت دی، کیونکہ وہاں نجاشی نامی ایک عادل بادشاہ حکومت کرتا تھا۔ یہ فیصلہ محض جان بچانے کی تدبیر نہیں تھا بلکہ اس اصول کی بنیاد بھی رکھتا تھا کہ ظلم کے مقابلے میں عدل فراہم کرنے والی کسی بھی حکومت کے زیرِ سایہ عارضی پناہ لینا جائز ہے، چاہے وہ حکومت غیر مسلم ہی کیوں نہ ہو۔ قریش نے یہاں بھی چین نہ لینے دیا اور اپنے دو نمائندے — عمرو بن العاص اور عبداللہ بن ابی ربیعہ — تحائف کے ساتھ نجاشی کے دربار میں بھیجے تاکہ مہاجرین کو واپس مکہ لایا جا سکے۔ اس نازک موقع پر حضرت جعفر بن ابی طالبؓ نے نجاشی کے سامنے جاہلیت کی تصویر، نبوی دعوت کا خلاصہ اور اسلامی اخلاق کا جامع تعارف پیش کیا اور جب سورۂ مریم کی آیات تلاوت کیں تو نجاشی اور اس کے درباری آبدیدہ ہو گئے۔ نجاشی نے مہاجرین کو واپس کرنے سے صاف انکار کر دیا اور یہ واقعہ ثابت کرتا ہے کہ سچائی اور اخلاقِ حسنہ کا اثر مذہبی سرحدوں سے ماورا ہوتا ہے۔

6. شعبِ ابی طالب کا محاصرہ اور اس کا خاتمہ

مکہ میں مخالفت کی انتہا شعبِ ابی طالب کے محاصرے کی صورت میں سامنے آئی۔ جب قریش کی تمام تدبیریں ناکام ہوئیں تو انہوں نے بنو ہاشم اور بنو مطلب کے پورے قبیلے کے ساتھ سماجی اور معاشی مقاطعہ کرنے کا معاہدہ لکھا، جس میں رشتہ داری، خرید و فروخت اور ہر قسم کے تعلقات پر پابندی لگا دی گئی، اور اس صحیفے کو کعبہ کے اندر لٹکا دیا گیا۔ رسول اللہ ﷺ سمیت پورا خاندان — مسلم اور غیر مسلم دونوں، کیونکہ ابوطالب نے قبائلی حمیت میں اپنے بھتیجے کا ساتھ دیا — کئی برس تک ایک تنگ گھاٹی میں محصور رہا۔ بھوک اس حد تک بڑھی کہ درختوں کے پتے اور چمڑا تک کھانا پڑا۔ آخر کار مکہ کے چند غیرت مند اور انصاف پسند افراد، جن میں ہشام بن عمرو نمایاں تھے، نے اس ظالمانہ صحیفے کے خلاف آواز اٹھائی اور معلوم ہوا کہ دیمک نے صحیفے کا بیشتر حصہ چاٹ لیا ہے سوائے اللہ کے نام کے۔ اس انکشاف نے محاصرے کے خاتمے کی راہ ہموار کی۔

7. دور کا مجموعی سبق اور عملی رہنمائی

ان تمام واقعات کا مجموعی سبق یہ ہے کہ مخالفت نے دعوت کو ختم کرنے کے بجائے اس کے اخلاقی وزن کو بڑھا دیا۔ ہجرتِ حبشہ اور محاصرۂ شعب دونوں اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ نبوی قیادت میں حفاظت کی تدبیر، صبر کا دامن اور اجتماعی کفالت کا احساس ایک ساتھ کارفرما ہے۔ نہ تو اصول پر سمجھوتہ ہوا اور نہ جائز تدبیر اختیار کرنے میں کوئی ہچکچاہٹ دکھائی گئی۔ یہی توازن اس دور کی سب سے بڑی تعلیم ہے: ایمان کی پختگی، حکمتِ عملی کی لچک اور صبر کا امتزاج ہی وہ راستہ ہے جس سے مظلوم قومیں عزت کے ساتھ اپنی بقا اور ترقی کی راہ نکالتی ہیں۔ آج بھی جب کہیں کمزور طبقات ظلم کا شکار ہوں، یہ واقعات رہنمائی دیتے ہیں کہ عزم، اخلاقی برتری اور دانشمندانہ تدبیر مل کر ہی حقیقی کامیابی کی بنیاد بنتے ہیں۔

منتخب مصادر و مراجع

1. القرآن الکریم، النحل 16:106؛ الزمر 39:10
2. صحیح البخاری، کتاب مناقب الانصار، ہجرتِ حبشہ سے متعلق روایات
3. ابن ہشام، السیرۃ النبویۃ، ہجرۃ الحبشہ و امر الصحیفہ
4. البیہقی، دلائل النبوۃ
5. اکرم ضیاء العمری، السیرۃ النبویۃ الصحیحۃ
6. صفی الرحمن مبارکپوری، الرحیق المختوم

مختصر سوالات و جوابات

1 مخالفت کے بنیادی اسباب کیا تھے اور یہ محض عقیدے کا اختلاف کیوں نہیں تھا؟

قریش کی مخالفت کی جڑیں تین سطحوں پر پھیلی ہوئی تھیں۔ سب سے پہلے، توحید کے اعلان نے کعبہ سے وابستہ بت پرستانہ نظام اور اس پر قائم قریش کی مذہبی پیشوائی کو چیلنج کیا، کیونکہ بتوں کی خدمت اور حج کے انتظامات ان کے وقار اور آمدنی کا ذریعہ تھے۔ دوسرے، آخرت اور جواب دہی کے تصور نے اس بے لگام سماجی طاقت کو للکارا جس کے تحت طاقتور طبقہ اپنے ظلم پر کسی احتساب کا قائل نہیں تھا۔ تیسرے، اسلامی مساوات نے نسب، دولت اور غلامی پر قائم طبقاتی نظام کی جڑیں ہلا دیں۔ اس لیے یہ مخالفت خالص نظریاتی اختلاف نہیں بلکہ اقتدار، وقار اور معاشی مفاد کا مشترکہ ردِعمل تھی، جس نے پوری قریشی اشرافیہ کو دعوتِ اسلام کے خلاف متحد کر دیا۔

2 قریش نے دعوتِ اسلام کو ناکام بنانے کے لیے کون سے مختلف حربے اختیار کیے؟

قریش کی حکمتِ عملی مرحلہ وار سخت ہوتی گئی۔ ابتدا میں تمسخر، طعنہ زنی اور غلط پروپیگنڈا استعمال کیا گیا اور رسول اللہ ﷺ کو شاعر، ساحر اور مجنون جیسے القاب دیے گئے، جن کی قرآن نے واضح تردید کی۔ جب یہ ہتھکنڈے کارگر نہ ہوئے تو مراعات کی پیشکش کی گئی، جس میں مال، سرداری اور نکاح تک کی پیشکش شامل تھی تاکہ دعوت ترک کر دی جائے۔ اس کے ناکام ہونے پر معاشرتی مقاطعہ اور جسمانی تشدد کا راستہ اختیار کیا گیا۔ یہ تدریجی سختی ظاہر کرتی ہے کہ مخالفین کے پاس دلیل کی کمی تھی، اسی لیے وہ استہزا سے دباؤ اور بالآخر براہِ راست اذیت کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

3 کمزور مسلمانوں پر ہونے والے مظالم کی نوعیت کیا تھی اور اس سے کیا سبق ملتا ہے؟

جن مسلمانوں کے پاس قبائلی تحفظ نہیں تھا، خصوصاً غلام اور کمزور طبقے کے لوگ ظلم کا سب سے زیادہ نشانہ بنے۔ حضرت بلالؓ کو تپتی ریت پر لٹا کر سینے پر بھاری پتھر رکھا جاتا، مگر وہ توحید پر ثابت قدم رہے۔ قرآن نے حضرت عمارؓ کے حوالے سے یہ اصول واضح کیا کہ جان کے خطرے میں اگر دل ایمان پر مطمئن ہو تو زبان سے نکلنے والے مجبوری کے الفاظ کی رعایت دی جاتی ہے۔ اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ ایمان کی اصل قوت مادی وسائل میں نہیں بلکہ دل کے یقین اور صبر میں پوشیدہ ہے اور اسلام نے جان کے حقیقی خطرے میں انسانی کمزوری کو بھی شریعت میں گنجائش دی ہے۔

4 آلِ یاسر کی قربانی سیرت کے مجموعی مطالعے میں کیا اہمیت رکھتی ہے؟

حضرت یاسرؓ، ان کی اہلیہ حضرت سمیہؓ اور بیٹے حضرت عمارؓ کو بنو مخزوم نے شدید ترین اذیتیں دیں، اور حضرت سمیہؓ کو شہید کر کے اسلام کی پہلی شہیدہ کا مقام دیا گیا۔ یہ واقعہ محض ایک خاندان کی داستان نہیں بلکہ اس بات کا ثبوت ہے کہ ابتدائی مسلمانوں کی طاقت مال، تعداد یا قبائلی سہارے میں نہیں بلکہ ایمان اور اخلاقی استقامت میں تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی تکلیف پر انہیں صبر اور جنت کی بشارت دی، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ نبوی قیادت مشکل ترین حالات میں بھی جماعت کو حوصلہ اور روحانی سہارا فراہم کرتی رہی۔ یہ سبق آج بھی ہر اس شخص کے لیے رہنما ہے جو ظلم کے مقابلے میں عقیدے پر ثابت قدم رہنا چاہتا ہے۔

5 رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کو حبشہ ہجرت کی اجازت کیوں دی اور اس سے کیا اصول اخذ ہوتا ہے؟

جب مکہ میں ظلم کی شدت ناقابلِ برداشت ہو گئی تو رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کو حبشہ جانے کی اجازت دی، کیونکہ وہاں نجاشی نامی عادل بادشاہ حکومت کرتا تھا جس کے دربار میں کسی پر ظلم نہیں ہوتا تھا۔ یہ فیصلہ محض جان بچانے کی تدبیر نہیں تھا بلکہ ایک اہم فقہی اور دعوتی اصول کی بنیاد بھی رکھتا تھا: اگر کوئی غیر مسلم حکومت عدل اور مذہبی آزادی فراہم کرے تو مظلوم مسلمان اس کے زیرِ سایہ عارضی پناہ لے سکتے ہیں۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی حکمتِ عملی مذہبی سرحدوں سے بالاتر ہو کر انسانی جان اور دین کی حفاظت کو ترجیح دیتی ہے اور ظاہری طور پر غیر موافق ماحول میں بھی مناسب تدبیر اختیار کی جا سکتی ہے۔

6 نجاشی کے دربار میں پیش آنے والا واقعہ کیسے مسلمانوں کے حق میں فیصلہ کن ثابت ہوا؟

قریش نے عمرو بن العاص اور عبداللہ بن ابی ربیعہ کو تحائف کے ساتھ نجاشی کے دربار بھیجا تاکہ مہاجرین کو واپس مکہ لایا جائے۔ اس نازک موقع پر حضرت جعفر بن ابی طالبؓ نے جاہلیت کے دور کی برائیوں، نبوی دعوت کے خلاصے اور اسلامی اخلاق کا ایسا جامع اور مؤثر تعارف پیش کیا کہ نجاشی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ جب حضرت جعفرؓ نے سورۂ مریم کی آیات تلاوت کیں، جن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا ذکر تھا، تو نجاشی اور ان کے درباری آبدیدہ ہو گئے اور مہاجرین کو واپس کرنے سے صاف انکار کر دیا۔ یہ واقعہ ظاہر کرتا ہے کہ سچی دعوت، دلیل اور اخلاقِ حسنہ کا اثر مذہبی اور قومی سرحدوں سے ماورا ہوتا ہے۔

7 شعبِ ابی طالب کے محاصرے کے دوران مسلمانوں کو کن مشکلات کا سامنا رہا؟

جب قریش کی تمام تدبیریں ناکام ہو گئیں تو انہوں نے بنو ہاشم اور بنو مطلب کے پورے قبیلے کے خلاف ایک ظالمانہ معاہدہ لکھا جس میں رشتہ داری، تجارت اور ہر قسم کے میل جول پر مکمل پابندی لگا دی گئی، اور یہ صحیفہ کعبہ کے اندر آویزاں کر دیا گیا۔ رسول اللہ ﷺ سمیت پورا خاندان کئی برس تک ایک تنگ گھاٹی میں محصور رہا، جہاں خوراک کی شدید قلت کے باعث درختوں کے پتے اور خشک چمڑا تک کھانا پڑا۔ بچوں کے رونے کی آوازیں مکہ کی گلیوں تک سنائی دیتی تھیں۔ اس کے باوجود کسی مسلمان نے دین چھوڑنے کا سوچا تک نہیں۔ یہ محاصرہ صبر، اجتماعی کفالت اور باہمی یکجہتی کی زندہ مثال ہے۔

8 شعبِ ابی طالب کا محاصرہ کیسے ختم ہوا اور اس میں کن افراد نے کردار ادا کیا؟

محاصرے کا خاتمہ مکہ کے چند غیرت مند اور انصاف پسند افراد کی کوششوں سے ممکن ہوا، جن میں ہشام بن عمرو نمایاں تھے۔ ان لوگوں نے اس ظالمانہ صحیفے کے خلاف علانیہ آواز اٹھائی اور دیگر قبائلی سرداروں کو اس معاہدے کی زیادتی پر آمادہ کیا۔ اسی دوران یہ بھی معلوم ہوا کہ دیمک نے صحیفے کا بیشتر حصہ چاٹ لیا ہے، صرف اللہ کے نام والا حصہ محفوظ رہا، اور رسول اللہ ﷺ نے اس بات کی پیشگی خبر بھی دی تھی۔ اس انکشاف نے قریش کے سرداروں کے سامنے صحیفے کی حیثیت کمزور کر دی اور محاصرہ ختم ہو گیا۔ یہ واقعہ سکھاتا ہے کہ ظلم کے خلاف انصاف پسند آوازیں ہر معاشرے میں موجود رہتی ہیں اور بروقت سامنے آئیں تو مؤثر ثابت ہوتی ہیں۔

9 اس پورے دور کے واقعات سے مجموعی طور پر کیا اسباق حاصل ہوتے ہیں؟

اس دور کا سب سے بڑا سبق یہ ہے کہ ظلم اور مخالفت دعوتِ حق کو ختم کرنے کے بجائے اس کے اخلاقی وزن اور کشش کو بڑھا دیتے ہیں۔ ہجرتِ حبشہ اور محاصرۂ شعب دونوں واقعات ظاہر کرتے ہیں کہ نبوی قیادت نے حفاظت کی تدبیر، صبر اور اجتماعی کفالت کو ایک ساتھ برقرار رکھا۔ نہ اصولوں پر کوئی سمجھوتہ کیا گیا اور نہ جائز عملی تدبیر اختیار کرنے میں کوئی کوتاہی برتی گئی۔ یہ توازن—عقیدے کی مضبوطی اور حکمتِ عملی کی لچک کا امتزاج—ہر دور کے مظلوم طبقات کے لیے رہنما اصول ہے۔ اسی توازن نے تھوڑے ہی عرصے بعد اسلام کو مکہ کی حدود سے نکال کر ایک وسیع تر معاشرتی اور سیاسی قوت میں بدل دیا۔

10 اسلامی تاریخ میں یہ واقعات آج کے مسلمانوں کے لیے کیا عملی رہنمائی فراہم کرتے ہیں؟

یہ واقعات سکھاتے ہیں کہ حق کی راہ میں مزاحمت ایک فطری امر ہے اور اس کا مقابلہ صرف جذباتی ردعمل سے نہیں بلکہ صبر، حکمت اور مناسب تدبیر سے کیا جانا چاہیے۔ ہجرتِ حبشہ نے یہ اصول دیا کہ جہاں انصاف میسر ہو وہاں پناہ لینا اور خطرناک ماحول سے وقتی طور پر نکل جانا کمزوری نہیں بلکہ دانشمندی ہے۔ محاصرۂ شعب نے سکھایا کہ اجتماعی مشکل میں باہمی یکجہتی اور صبر ہی جماعت کو زندہ رکھتے ہیں۔ آلِ یاسر اور حضرت بلالؓ کی قربانیاں یاد دلاتی ہیں کہ ایمان کی قیمت کبھی کبھی جان سے بھی ادا کرنی پڑتی ہے، مگر اس کا اجر دنیا اور آخرت دونوں میں محفوظ رہتا ہے۔ یہ سب مل کر ایک مکمل نمونہ پیش کرتے ہیں کہ مشکل ترین حالات میں بھی عزم اور اصول پر قائم رہا جا سکتا ہے۔

کثیر الانتخابی سوالات (درست جواب نمایاں رنگ میں)

1 اس دور کی داستان کو سیرت میں کس چیز کا عملی ثبوت قرار دیا گیا ہے؟

- الف یہ ثابت کرتی ہے کہ حق کی دعوت جب مفادات کو ہلاتی ہے تو مزاحمت شدید ہوتی ہے
- ب یہ صرف قریش کی تجارتی حکمتِ عملی کا بیان ہے
- ج یہ محض جغرافیائی واقعات کا ریکارڈ ہے
- د اس کا کوئی خاص مقصد بیان نہیں کیا گیا

وضاحت: یہ دور اس بات کا ثبوت ہے کہ حق کی دعوت جب انسانوں کے مفادات اور عقیدے کی جڑوں کو ہلاتی ہے تو مزاحمت شدت سے سامنے آتی ہے۔

2 سورۃ الزمر کی آیت ﴿إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ...﴾ کس بات کی تسلی دیتی ہے؟

- الف صبر کرنے والوں کو ان کا اجر بے حساب دیا جائے گا
- ب مظلوموں کو دنیا میں فوری بدلہ ملے گا
- ج قریش کو معافی مل جائے گی
- د ہجرت واجب نہیں تھی

وضاحت: یہ آیت مظلوم اہلِ ایمان کو تسلی دیتی ہے کہ صابرین کا اجر بغیر حساب کے دیا جائے گا۔

3 قریش کی مخالفت کا سب سے بنیادی مذہبی سبب کیا تھا؟

- الف توحید کے اعلان نے کعبہ سے وابستہ بت پرستانہ نظام اور قریش کی مذہبی پیشوائی کو چیلنج کیا
- ب مسلمانوں کی تعداد میں اچانک اضافہ ہو گیا تھا
- ج رسول اللہ ﷺ نے تجارتی راستے تبدیل کر دیے تھے
- د قریش کے سردار آپس میں سیاسی اختلافات کا شکار تھے

وضاحت: توحید کا اعلان بتوں کی خدمت اور کعبہ سے وابستہ قریشی اقتدار کے لیے براہِ راست خطرہ تھا۔

4 آخرت اور جواب دہی کے عقیدے نے قریش کے کس رویے کو للکارا؟

- الف اس بے لگام سماجی اختیار کو جس میں طاقتور جواب دہ نہیں سمجھا جاتا تھا
- ب تجارتی منافع کے نظام کو
- ج حج کی رسومات کو
- د قبائلی نسب کے فخر کو

وضاحت: آخرت اور جواب دہی کے تصور نے اس بے لگام سماجی طاقت کو چیلنج کیا جس کے تحت طاقتور اپنے افعال پر جواب دہ نہیں سمجھا جاتا تھا۔

5 اسلامی مساوات نے قریشی اشرافیہ کو کیوں ناگوار گزری؟

- الف اس نے نسب، دولت اور غلامی پر قائم طبقاتی امتیاز کو للکارا
- ب اس نے تجارت پر نیا ٹیکس لگا دیا
- ج اس نے حج کے مقامات بدل دیے
- د اس نے قریش کو مکہ چھوڑنے پر مجبور کیا

وضاحت: اسلام کی مساوات نے نسبی اور طبقاتی برتری کے اس نظام کو للکارا جس پر قریشی اشرافیہ کی سرداری قائم تھی۔

6 درج ذیل میں سے کون سا بیان قریش کی مخالفت کی اصل نوعیت کو سب سے بہتر بیان کرتا ہے؟

- الف یہ خالص نظریاتی اختلاف تھا
- ب یہ اقتدار، وقار اور معاشی مفاد کا مشترکہ ردعمل تھا
- ج یہ صرف ذاتی دشمنیوں کا نتیجہ تھا
- د یہ محض تجارتی مقابلے کا مسئلہ تھا

وضاحت: مخالفت محض عقائد کا اختلاف نہیں تھی بلکہ اقتدار، وقار اور مفاد کا مشترکہ ردعمل تھی۔

7 قریش نے دعوتِ اسلام کے خلاف سب سے پہلے کون سا حربہ استعمال کیا؟

- الف فوری طور پر مسلح تصادم کیا
- ب تمسخر، الزام تراشی اور نفسیاتی دباؤ کا سہارا لیا
- ج تمام مسلمانوں کو مکہ سے نکال دیا
- د نجاشی کے دربار میں شکایت کی

وضاحت: ابتدائی مرحلے میں قریش نے تشدد کے بجائے تمسخر اور نفسیاتی دباؤ کے ذریعے دعوت کو روکنے کی کوشش کی۔

8 رسول اللہ صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے خلاف قریش نے کون سے الزامات لگائے جن کی قرآن نے تردید کی؟

الف شاعر، ساحر اور مجنون ہونے کے الزامات

ب تاجر اور مسافر ہونے کے الزامات

ج قبیلے کا سردار بننے کے الزامات

د حج کا انتظام سنبھالنے کے الزامات

وضاحت: قریش نے آپ صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو شاعر، ساحر اور مجنون کہا، جن کی قرآن کریم میں واضح تردید نازل ہوئی۔

9 جب تمسخر اور مراعات کی پیشکش دونوں ناکام ہوئیں تو قریش نے بالآخر کیا راستہ اپنایا؟

الف دعوت سے دستبردار ہو گئے

ب معاشرتی اور جسمانی تشدد کا راستہ اختیار کیا

ج نجاشی سے مدد مانگی

د اسلام قبول کرنے پر آمادہ ہو گئے

وضاحت: جب نرم حربے ناکام ہوئے تو قریش نے کمزور مسلمانوں پر معاشرتی اور جسمانی تشدد شروع کر دیا۔

10 مخالفت کے تدریجی سخت ہوتے جانے سے کیا بات ظاہر ہوتی ہے؟

الف قریش کے پاس دلیل کی کمی تھی اسی لیے وہ تشدد کی طرف بڑھے

ب قریش ابتدا ہی سے متشدد تھے

ج مسلمان کمزور تھے اسی لیے مذاق اڑایا گیا

د قریش کو کوئی خطرہ محسوس نہیں ہوا تھا

وضاحت: استہزا سے دباؤ اور بالآخر براہِ راست اذیت کی طرف بڑھنا ظاہر کرتا ہے کہ مخالفین کے پاس دلیل کی کمی تھی۔

11 وہ مسلمان جو مخالفت کا سب سے زیادہ نشانہ بنے، ان کی مشترکہ خصوصیت کیا تھی؟

الف ان کے پاس قبائلی تحفظ نہیں تھا

ب وہ سب امیر تاجر تھے

ج وہ سب مکہ کے باہر رہتے تھے

د وہ سب قریش کے رشتہ دار تھے

وضاحت: غلام، خواتین اور کمزور طبقات، جن کے پاس قبائلی تحفظ نہیں تھا، مظالم کا سب سے زیادہ نشانہ بنے۔

12 حضرت بلالؓ کو کس اذیت کا سامنا کرنا پڑا؟

الف انہیں مکہ سے جلاوطن کر دیا گیا

ب انہیں تپتی ریت پر لٹا کر سینے پر بھاری پتھر رکھا جاتا تھا

ج ان کا سارا مال ضبط کر لیا گیا

د انہیں غار میں قید کر دیا گیا

وضاحت: حضرت بلالؓ کو مکہ کی تپتی دھوپ میں ریت پر لٹا کر سینے پر بھاری پتھر رکھا جاتا تھا، مگر وہ ثابت قدم رہے۔

13 اسلام کی پہلی شہیدہ کون سی خاتون قرار پائیں؟

الف حضرت خدیجہؓ

ب حضرت سمیہؓ

ج حضرت اسماءؓ

د حضرت ام سلمہؓ

وضاحت: حضرت سمیہؓ کو بنو مخزوم کی اذیتوں کے نتیجے میں شہید کیا گیا اور وہ اسلام کی پہلی شہیدہ قرار پائیں۔

14 قرآن نے حضرت عمارؓ کے واقعے سے کون سا فقہی اصول واضح کیا؟

الف جان کے خطرے میں دل کے ایمان کے ساتھ زبانی اکراہ کی گنجائش

ب ہر حال میں فوراً ہجرت کر جانا واجب ہے

ج اذیت کے وقت جوابی تشدد جائز ہے

د مشکل میں دین چھپانا ہمیشہ ممنوع ہے

وضاحت: اگر دل ایمان پر مطمئن ہو تو جان کے شدید خطرے میں زبان سے نکلنے والے مجبوری کے الفاظ کی شرعی رعایت ہے۔

15 آلِ یاسر کے واقعے سے سب سے اہم سبق کیا ملتا ہے؟

الف نبوی جماعت کی قوت مال اور تعداد میں تھی

ب نبوی جماعت کی قوت ایمان اور اخلاقی استقامت میں تھی

ج اذیت کے مقابلے میں انتقام لینا ضروری تھا

د کمزور مسلمانوں کو دعوت سے الگ رکھا گیا تھا

وضاحت: آلِ یاسر کی قربانی نے ثابت کیا کہ ابتدائی مسلمانوں کی اصل طاقت مادی وسائل میں نہیں بلکہ ایمان کی استقامت میں تھی۔

16 رسول اللہ صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے صحابہ کو حبشہ جانے کی اجازت کیوں دی؟

الف کیونکہ وہاں تجارت کے بہتر مواقع تھے

ب کیونکہ وہاں نجاشی نامی عادل بادشاہ حکومت کرتا تھا

ج کیونکہ حبشہ مکہ سے قریب تر تھا

د کیونکہ وہاں پہلے سے مسلمان آباد تھے

وضاحت: حبشہ کے بادشاہ نجاشی کے عدل کی شہرت کے باعث رسول اللہ صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے مظلوم مسلمانوں کو وہاں پناہ لینے کی اجازت دی۔

17 ہجرتِ حبشہ سے کون سا اہم اصول اخذ ہوتا ہے؟

- الف مسلمان کبھی غیر مسلم حکومت کے زیرِ سایہ نہیں رہ سکتے
- ب عدل فراہم کرنے والی غیر مسلم حکومت کے زیرِ سایہ عارضی پناہ جائز ہے
- ج ہجرت صرف مسلح مزاحمت کے بعد کی جا سکتی ہے
- د ہجرت کا مقصد صرف تجارتی فائدہ حاصل کرنا تھا

وضاحت: ہجرتِ حبشہ نے یہ اصول قائم کیا کہ عدل و آزادی دینے والی غیر مسلم حکومت کے زیرِ سایہ عارضی پناہ لی جا سکتی ہے۔

18 قریش نے نجاشی کے دربار میں مہاجرین کو واپس لانے کے لیے کن کو بھیجا؟

- الف ابو جہل اور ابو لہب
- ب عمرو بن العاص اور عبداللہ بن ابی ربیعہ
- ج خالد بن ولید اور عکرمہ
- د ابو سفیان اور ولید بن مغیرہ

وضاحت: قریش نے عمرو بن العاص اور عبداللہ بن ابی ربیعہ کو تحائف کے ساتھ نجاشی کے دربار بھیجا۔

19 نجاشی کے دربار میں کس صحابی نے اسلام کا جامع تعارف پیش کیا؟

- الف حضرت جعفر بن ابی طالبؓ
- ب حضرت عمر بن خطابؓ
- ج حضرت عثمان بن عفانؓ
- د حضرت زید بن حارثہؓ

وضاحت: حضرت جعفر بن ابی طالبؓ نے نجاشی کے دربار میں جاہلیت، نبوی دعوت اور اسلامی اخلاق کا جامع تعارف پیش کیا۔

20 سورۂ مریم کی کن آیات نے نجاشی کو متاثر کیا؟

- الف حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعے سے متعلق آیات
- ب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے متعلق آیات
- ج قیامت کے مناظر سے متعلق آیات
- د حج کے احکام سے متعلق آیات

وضاحت: حضرت جعفرؓ نے وہ آیات تلاوت کیں جن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا ذکر تھا، جس سے نجاشی متاثر ہوئے۔

21 نجاشی کے واقعے سے یہ کیوں ثابت ہوتا ہے کہ اخلاقِ حسنہ کا اثر مذہبی سرحدوں سے ماورا ہے؟

- الف کیونکہ ایک غیر مسلم بادشاہ سچائی سے متاثر ہو کر مہاجرین کی حمایت میں کھڑا ہو گیا
- ب کیونکہ نجاشی نے اسلام قبول کرنے سے انکار کیا
- ج کیونکہ قریش کے نمائندے کامیاب ہو گئے تھے
- د کیونکہ نجاشی نے مہاجرین کو واپس بھیج دیا

وضاحت: نجاشی نے سچی دعوت اور اخلاق سے متاثر ہو کر مہاجرین کو واپس کرنے سے صاف انکار کر دیا، جو اخلاق کے آفاقی اثر کی دلیل ہے۔

22 شعبِ ابی طالب کے محاصرے میں قریش نے کیا اقدام کیا؟

- الف بنو ہاشم اور بنو مطلب سے سماجی و معاشی مقاطعے کا معاہدہ کیا
- ب تمام مسلمانوں کو قتل کرنے کا حکم دیا
- ج مکہ کی حدود سے مسلمانوں کو نکال باہر کیا
- د کعبہ کو بند کر دیا

وضاحت: قریش نے بنو ہاشم اور بنو مطلب کے خلاف رشتہ داری اور تجارت پر پابندی کا معاہدہ لکھ کر کعبہ میں آویزاں کیا۔

23 محاصرے میں ابوطالب کے مسلمان نہ ہونے کے باوجود ان کے شامل ہونے کی وجہ کیا تھی؟

- الف قبائلی حمیت میں انہوں نے اپنے بھتیجے کا ساتھ دیا
- ب وہ خفیہ طور پر مسلمان ہو چکے تھے
- ج انہیں مجبور کیا گیا تھا
- د وہ تجارتی مفاد کے لیے شامل ہوئے

وضاحت: ابو طالب اگرچہ مسلمان نہیں ہوئے، مگر قبائلی حمیت کی بنا پر اپنے بھتیجے کے ساتھ محاصرے میں شامل رہے۔

24 محاصرے کے دوران مسلمانوں کو کن مشکلات کا سامنا رہا؟

- الف خوراک کی شدید قلت کے باعث پتے اور چمڑا تک کھانا پڑا
- ب انہیں فوجی تربیت دی گئی
- ج انہیں مکہ سے مکمل طور پر نکال دیا گیا
- د انہیں تجارتی اجارہ داری دی گئی

وضاحت: محاصرے کے دوران خوراک کی اس قدر قلت ہوئی کہ محصورین کو درختوں کے پتے اور خشک چمڑا تک کھانا پڑا۔

25 شعبِ ابی طالب کا محاصرہ کن افراد کی کوششوں سے ختم ہوا؟

- الف ابو جہل اور ولید بن مغیرہ کی کوششوں سے
- ب ہشام بن عمرو جیسے انصاف پسند افراد کی کوششوں سے
- ج نجاشی کی مداخلت سے
- د خالد بن ولید کی سفارش سے

وضاحت: مکہ کے چند غیرت مند افراد، خصوصاً ہشام بن عمرو، نے ظالمانہ صحیفے کے خلاف آواز اٹھا کر محاصرے کا خاتمہ کرایا۔

26 ظالمانہ صحیفے کے بارے میں کیا انکشاف ہوا جس نے محاصرہ ختم کرنے میں مدد دی؟

الف اس پر جعلی دستخط پائے گئے

ب دیمک نے اسے چاٹ لیا تھا سوائے اللہ کے نام کے

ج وہ کبھی موجود ہی نہیں تھا

د اسے مکہ کے باہر منتقل کر دیا گیا تھا

وضاحت: معلوم ہوا کہ دیمک نے صحیفے کا بیشتر حصہ چاٹ لیا تھا اور صرف اللہ کے نام والا حصہ محفوظ رہا۔

27 درج ذیل میں سے کون سا بیان محاصرے کے خاتمے کے سبق کو سب سے بہتر بیان کرتا ہے؟

الف ظلم کے خلاف انصاف پسند آوازیں ہر معاشرے میں موجود رہتی ہیں اور بروقت مؤثر ثابت ہوتی ہیں

ب محاصرہ کبھی ختم نہیں ہو سکتا تھا

ج صرف مسلح مزاحمت ہی محاصرہ ختم کر سکتی تھی

د محاصرے کا خاتمہ اتفاقی اور بے معنی واقعہ تھا

وضاحت: محاصرے کا خاتمہ سکھاتا ہے کہ ظلم کے خلاف انصاف پسند آوازیں ہر معاشرے میں موجود رہتی ہیں اور بر وقت سامنے آئیں تو مؤثر ہوتی ہیں۔

28 اس پورے دور کے واقعات سے مجموعی طور پر کیا سبق اخذ ہوتا ہے؟

الف مخالفت نے دعوت کو ختم کرنے کے بجائے اس کے اخلاقی وزن میں اضافہ کیا

ب مخالفت نے دعوت کو مکمل طور پر ختم کر دیا

ج صبر اور تدبیر کا کوئی کردار نہیں تھا

د محاصرہ اور ہجرت غیر متعلق واقعات تھے

وضاحت: ان تمام واقعات کا مجموعی سبق یہ ہے کہ ظلم اور مخالفت نے دعوت کی اخلاقی قوت اور کشش کو مزید بڑھا دیا۔

29 قریش کی مخالفت کے دوران رسول اللہ ﷺ کی حکمتِ عملی کی سب سے نمایاں خصوصیت کیا تھی؟

الف اصولوں پر ثابت قدمی اور جائز تدبیر کا امتزاج

ب ہر مرحلے پر سمجھوتہ کر لینا

ج مکمل خاموشی اختیار کرنا

د فوری مسلح مزاحمت کرنا

وضاحت: نبوی حکمتِ عملی کی سب سے نمایاں خصوصیت یہ تھی کہ اصولوں پر سمجھوتہ کیے بغیر جائز عملی تدبیر بھی اختیار کی گئی۔

30 اس دور کے واقعات آج کے مظلوم طبقات کے لیے کیا رہنمائی فراہم کرتے ہیں؟

الف عزم، اخلاقی برتری اور دانشمندانہ تدبیر مل کر ہی حقیقی کامیابی کی بنیاد بنتے ہیں

ب صرف صبر ہی کافی ہے تدبیر کی ضرورت نہیں

ج مظلوم کو ہمیشہ خاموش رہنا چاہیے

د مزاحمت کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی

وضاحت: یہ واقعات رہنمائی دیتے ہیں کہ عزم، اخلاقی برتری اور دانشمندانہ تدبیر مل کر ہی حقیقی کامیابی کی بنیاد بنتے ہیں۔